وہ جس کے فقر سے لرزاں بتِ سرمایہ داری ہے

وہ جس کے فقر سے لرزاں بتِ سرمایہ داری ہے
امیر ملتِ بیضا، عطاء اللہ بخاری ہے
شرف بخشا خدا نے جس کو حق کی پاسبانی کا!
پڑھایا درس دنیا کو حیاتِ جاودانی کا
کبھی باطل کے آگے جھک نہیں سکتی جبیں جس کی
دلوں میں گھر بنا لیتی ہے تقریرِ حسیں جس کی
جسے نغمہ سرائے باغِ ختم المرسلیں کہیئے
جسے شیدائے روئے رحمت اللعالمیں کہیئے
نہاں ہے جس کی آنکھوں میں خمارِ بادۂ ہستی
رہینِ ساغرِ کوثر ہے جس کی شان سرمستی
نظر ہے جس کی اسرارِ کلام اللہ سے واقف
جہادِ حریت کی روح، رسم و راہ سے واقف
رہا برسوں جو پابند جفائے قیدِ جسمانی
بلاشک عصرِ حاضر کا وہی ہے یوسفِ ثانی
نمایاں جس کے چہرے پر جلالِ حیدری اب تک
ہویدا جس کے رخ پر ہے جمالِ سروری اب تک
ودودِ ناتواں کی پوری یارب التجا کر دے
عطاء اللہ کے قدموں پہ اپنی جاں فدا کر دے

ودود علی خان۔ رئیس کیلاش پور (سہارنپور)